فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	یکم ظہور ۱۳۴۳ ہش ۔ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ ۔ یکم اگست ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ر جولائی بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی ۔ رات نیند آ گئی ۔ اس وقت طبیعت ٹھیک ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

قرآنی علوم ہمیشہ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ کی اصل کے ماتحت حاصل کریں

جب تک تقویٰ اللہ اور قربِ الٰہی کی تڑپ نہ ہو قرآنی علوم و معارف کی باریکیاں نہیں کھلا کرتیں

تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب میں طلباء کلاس سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۳۱ر جولائی ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے کل مورخہ ۳۰ جولائی کی شام کو تعلیم القرآن کلاس کے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ قرآنی علوم ہمیشہ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ کی اصل کے ماتحت حاصل کریں آپ نے فرمایا جب تک دل میں تقوےٰ اللہ اور قرب الٰہی کی تڑپ نہ ہو ۔ اس وقت تک قرآنی علوم و معارف کی باریکیاں جو انسانی روح کو رفعت نا آشنا سے ہمکنار کرنے کا موجب ہوتی ہیں کبھی نہیں کھلا کرتیں ۔ آپ نے فرمایا کہ ایک حقیقی مومن اور غیر مومن کے مطالعہ قرآن میں یہی فرق ہوتا ہے کہ مومن جب پاک اور مطہر دل کے ساتھ وصال الٰہی کی تڑپ کے ماتحت قرآن پڑھتا ہے تو اس پر روحانی اسرار کھلنے لگتے ہیں اور وہ حسب استطاعت قرب الٰہی حاصل کر کے روحانی ترقیات حاصل کرتا چلا جاتا ہے ۔ برخلاف اس کے ایک غیر مسلم معاند ظاہری الفاظ پر حصر کرتے ہوئے اس کا مطالعہ کرتا ہے ۔ تو وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا بلکہ بسا اوقات وہ اعتراضات کے چکر میں پڑ کر ہدایت کا دروازہ اپنے اوپر بند کر لیتا ہے ۔ اور روحانی ترقیات کے حصول سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتا ہے ۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف اس خصوصی تقریب میں طلبائے کلاس سے خطاب فرما رہے تھے ۔ جو کلاس کے کامیاب اختتام پر نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے منعقد کی گئی تھی ۔

تعلیم القرآن کلاس کے کوائف

یاد رہے تعلیم القرآن کلاس نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام یکم جولائی سے ایک ماہ کے لئے جاری کی گئی تھی ۔ کلاس روزانہ صبح سات بجے سے ۱۱ بجے تک منعقد ہوتی رہی ۔ اس میں ربوہ اور بیرونجات کے ۲۷ احباب نے شرکت کر کے قرآنی علوم سیکھنے کے علاوہ احادیث نبوی کے درس نیز علوم قرآن اور علوم احادیث پر علماء سلسلہ کی تقاریر سے استفادہ کیا ۔ قرآنی علوم پڑھانے میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب ، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب نے حصہ لیا ۔ اس طرح کلاس میں ایک ماہ کے دوران پہلے آٹھ پارے پڑھائے گئے ۔ احادیث محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے پڑھائیں ۔ آپ نے ریاض الصالحین اور بخاری کے ایک حصہ کا درس دیا ۔ علوم قرآن اور علوم حدیث پر جن علمائے کرام نے لیکچر دیئے ان میں مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ، مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مکرم مولوی خورشید احمد صاحب شاد ، مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ۔ مکرم مولوی اسد اللہ صاحب کاشمیری ، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر اور مکرم مولوی قمر الدین صاحب شامل تھے ۔ کلاس کے آخر میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک پر معارف تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا ۔

مورخہ ۳۰ جولائی کو کلاس کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم فضل احمد صاحب بٹالوی نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت کلاس مسلسل ایک ماہ تک جاری رہنے کے بعد کامیابی و خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی ۔

اختتامی تقریب کا آغاز

اس روز شام کو چھ بجے دفتر صدر صدر انجمن احمدیہ میں نظارت اصلاح و ارشاد نے ایک الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا ۔ جس میں کلاس کے اساتذہ کرام اور جملہ طلباء کے علاوہ بعض ناظر و وکلاء صاحبان اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی ۔

پارٹی کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کلاس کے ایک طالب علم عنایت اللہ صاحب منگلہ ایم ۔ اے سٹوڈنٹ نے کی ۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد نے ربوہ میں منعقد ہونے والی اس پہلی مرکزی کلاس کے کوائف پر مشتمل مختصر رپورٹ پیش کی ۔ آپ نے کلاس کی غرض و غایت اس کے انتظامات اور اس کے نصاب طلباء کی تعداد اور مختلف مضامین کے اساتذہ کرام کا ذکر کرنے کے بعد اساتذہ کرام اور ان علماء کا شکریہ ادا کیا ۔ جنہوں نے مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے ۔ آپ نے محترم افسر صاحب لنگر خانہ کا بھی شکریہ ادا کیا ۔ جنہوں نے باہر سے آنے والے طلباء کی رہائش و خوراک کا انتظام کیا ۔ اور مہمان نوازی کے فرائض انجام دیئے ۔ آخر میں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کیا ۔ اور بتایا کہ آپ نے اس کلاس کے انعقاد میں گہری دلچسپی لی ۔ اور نہایت مفید مشوروں اور ہدایات سے نوازا ۔ اور کلاس کے انتظامات کے متعلق دریافت فرماتے رہے ۔ آپ نے یہ بتانے کے بعد کہ پہلی کلاس کا انعقاد ابتدائی تجربہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ یقین دلایا کہ آئندہ اس کلاس کو وسیع پیمانے پر زیادہ بہتر انتظامات کے ساتھ منعقد کیا جائے گا

آپ کے بعد طلباء کلاس کی طرف سے عطاء المجیب صاحب راشد ایم ۔ اے سٹوڈنٹ نے نظارت اصلاح و ارشاد ۔ اساتذہ کرام اور علماء سلسلہ کا شکریہ ادا کیا ۔ اور دعا کی درخواست کی ۔ کہ جو کچھ انہوں نے کلاس میں سیکھا ہے ۔ وہ ایک بیج ثابت ہو (باقی دیکھئے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم اگست ۶۴ء

"اشتعال انگیز" منطق

سیالکوٹ میں راقم الحروف نے ایک مسجد کے باہر ایک سائن بورڈ دیکھا جس پر تقریباً اس قسم کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

"یہاں حنفی طریقہ پر ہی نماز پڑھنی ہوگی ورنہ نتائج کے آپ ذمہ دار ہوں گے۔"

ایک روز اس مسجد کے امام و خطیب سے راقم الحروف کی اتفاقاً ملاقات ہو گئی۔ پوچھا کہ آپ نے مسجد پر ایسا سائن بورڈ کیوں لگا رکھا ہے خدا کی مسجد میں کوئی مسلمان اپنے ثابت شدہ طریق پر نماز پڑھے تو آپ کا کیا حرج ہے۔ فرمانے لگے:

گل اے وے جد کوئی وہابڑا لتاں کھلار کے
نماز پڑھدائے تے ساڈا جی کردا اے
ڈانگ مار کے ایہدیاں لتاں بھن دیئے

یعنی بات یہ ہے کہ جب کبھی کوئی وہابی ٹانگیں پھیلا کر نماز پڑھتا ہے تو ہمارا دل کرتا ہے کہ ڈانگ مار کر اس کی ٹانگیں توڑ ڈالیں۔

یہ ایک نمونہ ہے اس جذبہ کا جو حنفی جن کو بریلوی بھی کہا جاتا ہے اور جن کی پاکستان میں اکثریت ہے۔ وہابی یعنی اہل حدیث جن کی اقلیت ہے کے خلاف رکھتے ہیں۔ اب ذیل میں ہم ایک حوالہ اس وہابی بقول متذکرہ امام مسجد "وہابڑے" کے اخبار سے نقل کرتے ہیں جو اس نے احمدیوں کے تعلق میں لکھا ہے اور جن کو وہ تنابز بالالقاب کا مرتکب ہو کر احمدی کی بجائے قادیانی لکھنے پر مصر ہے۔ حوالہ حسب ذیل ہے:۔

"بطور حرفِ آخر ہم قادیانیوں سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ حضرات صرف اس نقطۂ نظر سے سوچنے پر اکتفا نہ کیجئے کہ مرزا غلام احمد آپ کے نبی ہیں اس لئے ان کا لکھا ہوا ایک ایک حرف مقدس ہے اور اس کی حفاظت میں جان دینا "شہادت" ہے۔

اولاً تو آپ کو محسوس ہونا چاہیئے کہ آپ ایک ایسے ملک کے باشندے ہیں جس کے اصلی مالکوں (ملتِ اسلامیہ کے ۹ کروڑ مسلمانوں) کے عقائد آپ سے یکسر مختلف ہیں، وہ بقول مفکر پاکستان علامہ اقبال رح کے، آپ کے وجود کو اپنی ملی اجتماعیت کے لئے ایک چیلنج خیال کرتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ آپ ان حدود تک محدود رہیں جو بین الاقوامی حیثیت سے متعین ہیں کہ کسی بھی اقلیت کو اکثریت کی اجتماعی حیثیت کے لئے چیلنج نہیں بننا چاہیئے اور اس کے اساسی معتقدات کے خلاف توہین آمیز جسارت نہیں کرنا چاہیئے۔"

(ہفت روزہ المنبر ۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ)

ہفت روزہ المنبر لائلپور سے مولوی عبدالرحیم وہابی کی زیرادارت شائع ہوتا ہے۔ یہ جریدہ قابلِ اعتراض مواد شائع کرنے کی وجہ سے پچھلے چھ ماہ حکومت کے حکم سے بند رہا ہے۔ بندش ختم ہونے کے بعد پہلے پرچے ہی میں اس وہابی مولوی نے "جماعتِ احمدیہ" کے خلاف ایک طویل اور نہایت اشتعال انگیز مضمون شائع کیا ہے جس میں نہایت اشتعال انگیز طریقے سے ان بے بنیاد اعتراضات کا اعادہ کیا ہے جن کی بارہا نہایت مدلل توجیہات جماعتِ احمدیہ کی طرف سے تقریباً گزشتہ پون صدی سے کی جاتی رہی ہیں مگر اس قسم کے عالم و فاضل اشتعال انگیز معترضین ان توجیہات کو بالکل نظرانداز کر کے بار بار ان کو زیادہ سے زیادہ اشتعال انگیز طریقے سے عوام میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ خیر۔

اس وہابی مولوی کا یہ مضمون خاص طور پر اتنا اشتعال انگیز اور منافرت پھیلانے والا ہے کہ معمولی لحاظ سے بجز احمدیوں کے کوئی دوسرا فریق ہوتا تو وہ حکومت سے اس پرچہ کی ضبطی کا مطالبہ کرتا جس میں یہ مضمون شائع ہوا ہے کیونکہ اس میں سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات جماعت احمدیہ اور اس کے پیشوا پر ہی صرف نہیں لگائے گئے بلکہ نہایت معصوم اور بے ضرر باتوں کو اشتعال انگیزی کا رنگ دے کر بھولے بھالے عوام کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم ہمارے پیشوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم کو جو طریق سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ بجائے ایسی چیزوں کو حکومت سے ضبط کروانے کے ان کا جواب باصواب دینا چاہیئے۔ کیونکہ ضبطی کا نتیجہ تو صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ فتنہ انگیز باتیں دب جاتی ہیں اور عوام کے دلوں پر ان کا مبہم سا نقش رہ جاتا ہے جو دوبارہ اشتعال انگیزی کی وجہ سے اور بھی زیادہ ابھر آتا ہے لیکن اگر ان باتوں کا صحیح جواب دے دیا جائے تو اکثر سعید روحیں حقیقت معلوم کر کے اور نہیں تو کم از کم بے جا بدظنی سے بچ جاتی ہیں اس سے بھی بڑھ کر اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایسے مخالفانہ اور منافرانہ مضمون بہت سے لوگوں کے لئے ہدایت کا باعث ہوئے ہیں چنانچہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کہا کرتے تھے کہ میری وجہ سے جماعتِ احمدیہ میں اضافہ ہوا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی اصول پر جماعتِ احمدیہ عمل کرتی ہے۔ البتہ جب کوئی مخالف حد سے بڑھ جاتا ہے اور کھلم کھلا گالیوں پر اتر آتا ہے تو احمدی "قالوا سلاماً" کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں اور الگ رہتے ہیں۔

گالیاں سن کے دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
(مسیح موعود ع)

پر ہمیشہ عمل کرتے ہیں۔

ہم نے شروع میں جو ایک حنفی مولوی کا قول وہابیوں کے متعلق بیان کیا ہے اس سے یہی بات نکلتی ہے کہ حنفی وہابیوں کے طریق نماز سے سخت نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کی ٹانگیں توڑنے تک جانے کو تیار ہیں۔ ان کے نزدیک وہابی طریق نماز نماز کی سخت توہین ہے اور وہ ہر طریقے سے نماز کے وہابی طریق کو مٹا دینا چاہتے ہیں کیونکہ یہ ان کے اپنے عقیدۂ نماز کے سخت متضاد پڑتا ہے۔ اب اگر وہ بین الاقوامی قانون جو اس وہابی اخبار نویس نے احمدیوں کے ضمن میں بیان کیا ہے اگر وہ درست مان لیا جائے تو چونکہ حنفی اس ملک میں اکثریت میں ہیں اس لئے بقول اس کے چونکہ وہابیوں کے عقائد جو اقلیت میں ہیں اکثریت کی اجتماعی حیثیت کے لئے چیلنج ہیں اور وہابی اپنے طریق پر نماز پڑھ کر اکثریت کے اساسی معتقدات کے خلاف توہین آمیز جسارت کرتے ہیں۔ اس لئے حکومت اگر وہابیوں کے طریق نماز پر پابندی لگا دے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ حکومت کو مبارکباد دینی چاہیئے کہ اس نے وہابیوں کی اس فتنہ انگیزی کا ملک میں سدِّباب کر دیا ہے۔

(باقی)

اندھیروں میں ہونے لگے ہیں اُجالے

بڑے علم والے بڑے فضل والے
مسیحِ زماں نے بھرم کھول ڈالے
مسیحا کی سانسوں میں ہے کوا زل کی
اندھیروں میں ہونے لگے ہیں اُجالے
ہر اک حرفِ قرآں ہے تقدیرِ مُبرم
لکھا لوحِ محفوظ کا کون ٹالے
سُناتا ہے منبر سے خنّاسِ باطل
"کتابِ مُقدّس" کے فرفر حوالے
محمدؐ کا میخانہ جاری ہے ہر دم
کوئی گھونٹ تنویر پی لے پلالے

ر۔ا۔ بائبل

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض ہمیشہ سے جاری ہے

اور

ہمیشہ جاری رہے گا

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ حال ربوہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک نہایت بلند ارفع اور بابرکت ہے۔ آپ کی نبوت کا فیض آپ کے دنیا میں ظاہر ہونے سے قبل بھی جاری تھا۔ اور آپ کے دنیا میں ظاہر ہونے کے بعد بھی ابدالآباد تک جاری رہے گا۔ یہی حقیقت اس حدیث میں بیان ہوئی ہے

کنت خاتم النبیین و
آدم بین الماء والطین
(مشکوٰۃ ص۵۱۳ فی فضائل النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

یعنی میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام کیچڑ اور پانی میں تھے۔

پس آپ کے خاتم النبیین ہونے کے یہی معنے ہیں کہ آپ کا روحانی فیض ہمیشہ سے جاری تھا اور اسی طرح ہمیشہ جاری رہے گا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آپ کے دنیا میں پیدا ہونے سے قبل حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے دنیا میں جسم عنصری سے ظاہر ہونے تک جتنے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے۔ ان میں آپ کا ہی نور منعکس اور آپ ہی کا روحانی فیض جاری وساری تھا۔ اور وہ آپ ہی کی روحانیت و نبوت کے مختلف مظاہر اور پرتو تھے۔ گویا سب سے پہلے آغاز نوع انسانی میں آپ حضرت آدم علیہ السلام کے وجود میں جلوہ گر ہوئے اور اس کے بعد حضرت شیث علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہوئے اور پھر حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روپ میں متجلی ہوئے اور پھر حضرت اسحاقؑ، حضرت اسمٰعیلؑ۔ حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ اور حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰ علیہم السلام کے مختلف مظاہر و بروز میں ظہور و بروز فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ خود بجسدہ العنصری سرزمین عرب سے ظہور فرمایا اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے خاتم النبیین کا لقب عطا کیا یعنی "نبیوں کی مہر" جس کے معنے یہ ہیں کہ آپ ہی جامع جمیع کمالات انبیاء ہیں اور آپ کے ہی فیض سے کمالات نبوت حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح آپ کا فیض نبوت آپ کی وفات کے بعد بھی ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ چنانچہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے روحانی فیض کا مظہر آپ کے اولین خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اور اسی طرح گزشتہ تیرہ سو سال میں گزرے ہوئے مجددین علماءؒ امام اور بزرگان دین باری باری اپنے اپنے استعدادات کے مطابق آپ کے روحانی فیوض و برکات کے مورد و مظہر بنے۔ یہاں تک کہ بالآخر آپ کے کامل مظہر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صورت میں آخر زمانہ میں جلوہ گر ہوئے۔

یہ وہ حقیقت ہے جسے بزرگان امت ہمیشہ سے تسلیم کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم یہاں بطور نمونہ بزرگان دین میں سے صرف ایک بزرگ کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس سے واضح ہوگا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک اور آپ کے بعد امام مہدی علیہ السلام تک انبیاء و اولیاء آپ ہی کے مختلف مظاہر ہیں۔ چنانچہ اشارات فریدی میں حضرت خواجہ غلام فرید علیہ الرحمتہ کا قول مولانا رکن الدین صاحب یوں نقل فرماتے ہیں۔

"حضرت خواجہ ابقاء اللہ بقاءہ فرمودہ اند حضرت آدم صفی اللہ تا خاتم الولایۃ امام مہدی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بارز اند پس اول بار در آدم علیہ السلام بروز کردہ اند۔ اول قطب حضرت آدم شدہ است۔ دوئم بار در حضرت شیث علیہ السلام بروز کردہ اند ایں چنیں در سائر انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ علیہم بروز فرمودہ آمدہ اند تا کہ بجسد عنصری خود جلوہ گری ساختہ دائرہ نبوت را ختم کردہ اند۔ بعد ازاں در حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز کردہ اند۔ بعد ازاں در حضرت عمر رضی اللہ عنہ بروز نمودہ اند بعد ازاں در حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بروز ساختہ۔ بعد ازاں در حضرت علی رضی اللہ عنہ بروز فرمودہ اند۔ بعد ازاں در دیگر مشائخ نوبت بنوبت بروز کردہ آمدہ اند و خواہند آمد تا آنکہ در امام مہدی علیہ السلام بروز خواہند فرمود۔ پس حضرت آدم تا مہدی ہمہ انبیاء و کمل اولیاء کہ قطب مدار شدہ از ہم مظاہر روح محمدی صلے اللہ علیہ وسلم ہستند و روح محمدی در اوشان بروز و ظہور فرمودہ است۔" (اشارات فریدی جلد ۲ صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲ مطبوعہ مطبع مفید عالم آگرہ ۱۳۲۱ھ)

ترجمہ حضرت خواجہ نے اللہ تعالےٰ انہیں لمبی عمر دے فرمایا ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ سے لیکر خاتم الولایت امام مہدی تک حضور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بارز (ظاہر ناقل) ہوئے ہیں۔ پہلی بار آپ نے آدم علیہ السلام میں بروز کیا ہے۔ اسی طرح تمام انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ علیہم میں بروز فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے جسد عنصری سے تعلق پکڑ کر جلوہ گری کرتے ہوئے دائرہ نبوت کو ختم کیا ہے۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں بروز کیا ہے۔ بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں بعد ازاں حضرت عثمانؓ و علیؓ میں بروز فرمایا ہے۔ ازاں بعد دوسرے مشائخ میں باری باری بروز فرماتے رہے ہیں۔ اور فرماتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ امام مہدی علیہ السلام میں بروز فرمائیں گے۔ پس حضرت آدمؑ سے لے کر مہدیؑ تک تمام انبیاء اور کامل اولیاء جو قطب مدار ہوتے ہیں روح محمد ہی کے مختلف مظاہر ہیں اور روح محمدی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی ان میں بروز و ظہور فرمایا ہے۔"

اس حوالہ سے ہمارا مدعا ظاہر و باہر ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ جس طرح ایک ہی انسان مختلف لباسوں میں جلوہ گر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح روحانیت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم بھی بروزی طور پر مختلف مظاہر کے ذریعہ جلوہ گر ہو سکتی ہے۔ یا جس طرح آئینہ میں آفتاب کی صورت منعکس و متجلی ہوتی ہے اسی طرح روحانیت محمدیہ حقیقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی مختلف مظاہر کی صورت میں ہو کر متجلی ہو سکتی ہے اور ہوتی رہی ہے۔ امام مہدی موعود بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی ایک مظہر کامل ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی خلق اور خلق میں میرے مشابہ ہوگا۔

کائنات میں دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی تمام انبیاء میں سے نقطۂ مرکزیہ اور علت غائیہ تھا۔ جو تمام انبیاء کے ظہور میں موثر رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے جس قدر انبیاء و رسل ظاہر ہوئے ان کی بعثت کی غرض صرف یہ تھی کہ وہ اپنی اپنی قوم کو اس بات کے لئے تیار کریں۔ کہ جب تمام امتوں کی طرف مبعوث ہونے والے نبی خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو۔ تو ان کی امتیں اس موعود نبی پر ایمان لائیں۔ تا ساری دنیا کے رہنے والے انسانوں میں عقائد و خیالات میں وحدت پیدا ہو۔ اور ساری دنیا ایک ہی دین پر جمع ہو جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے پہلے بھیجے گئے انبیاء کا وجود آپ کے ظہور کے لئے بطور ایک پیش خیمہ کے تھا۔ اور مقصود اعظم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہی تھی۔ اس لئے پہلے انبیاء کی نبوتیں مختص الملک و مختص الزمان تھیں اور ان میں سے کوئی بھی ساری دنیا کے لئے بجز آدم علیہ السلام کے مبعوث نہیں کیا گیا۔ مگر ان کا وجود بطور ایک بیج کے تھا۔ جس کی تکمیل شجرہ محمدیہ کے کمال تک پہنچنے سے وجود میں آئی۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

اعلان

وکالت تبشیر کو مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایم۔ایس سی لیکچرار انجینئرنگ کالج پشاور یونیورسٹی کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ وہ ان دنوں موسمی تعطیلات کی وجہ سے پشاور سے کسی اور جگہ چلے گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

(قائمقام وکیل التبشیر)

غارِ حرا

مکرم الحاج عبدالحمید صاحب عارف ۔ گڑھی شاہو لاہور

مکہ معظمہ سے مقامِ جعرانہ کو جانے والی سڑک پر قریباً تین میل دور سڑک سے دو فرلانگ بائیں ہاتھ ایک مخروطی شکل کا بہت اونچا پہاڑ ہے، جس کو جبل حرا کہتے ہیں جو جبل النور کے نام سے بھی موسوم ہے ۔ اسی پہاڑ پر غار حرا واقع ہے اس کی چڑھائی بہت دشوار گذار ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس پر چڑھنے کے لئے کہیں کہیں پتھروں کو آگے پیچھے کر کے ایک قسم کا راستہ تو بنا رکھا ہے اور ساتھ ہی پتھروں پر سفید اور سرخ رنگ کے ساتھ ہر موڑ پر ایسے نشان لگا رکھے ہیں لیکن پھر بھی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنا کارے دارد ہے ۔ خاکسار کو غار حرا کے دیکھنے کی بے حد آرزو تھی لہذا اپنے مخلص احمدی دوست محمد محسن صاحب آف یادگیر (انڈیا) جو مکہ معظمہ کے دوران قیام ہمارے ساتھ ہی رہے اور اللہ تعالے کے فضل سے حج بھی اکٹھے کیا کو غارِ حرا کی زیارت پر آمادہ کیا ۔ ہم ۵/۲۴ کی صبح ناشتہ کرنے کے بعد حرم شریف کے باہر باب السعود کی جانب ٹیکسی سٹینڈ پر آئے جہاں ڈرائیور " جبل النور " کی آوازیں دے رہے تھے ۔ جبل حرا تک کا آنے جانے کا کرایہ فی کس ایک ریال تھا ۔ تقریباً پندرہ سولہ سواریاں ٹیکسی میں بیٹھ گئیں اور ہم جبل حرا کی طرف روانہ ہوئے ۔ جب پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا تو قدم قدم پر رکاوٹ تھی ۔ سانس پھول رہا تھا پاؤں پھسل رہے تھے ۔ کئی دفعہ ارادہ ہوا کہ بیٹھ جائیں یا واپس اتر جائیں لیکن شوقِ زیارت اب طریق اختیار کرنے میں مانع تھا ۔ لوگ اوپر سے فارغ ہو کر نیچے اتر رہے تھے اور نیچے والوں کے حوصلے بڑھا رہے تھے ۔ کم و بیش ایک گھنٹہ گذرنے کے بعد ہم نے اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی پر پایا ۔ الحمد للہ ۔ عام خیال یہ تھا کہ یہ بلندی ڈیڑھ دو میل سے کم نہیں لیکن میرا اندازہ تھا کہ ایک میل کی چڑھائی تو ضرور ہو گی ۔ اور پھر راستہ اس قدر مشکل کہ اگر پاؤں پھسلے تو لڑھکتے لڑھکتے انسان نہیں کا نہیں پہنچ جائے ۔ پہاڑ کی چوٹی پر ایک چاردیواری ہے اور درمیان میں جگہ چپٹی جس کا رقبہ ۸×۸ مربع فٹ ہوگا ۔ چوٹی سے حرم کعبہ کی جانب ذرا نیچے اترنا پڑتا ہے ۔ وہاں سے پھر دائیں جانب پہاڑ کے دو حصوں کے درمیان ایک بالکل تنگ راستہ میں سے گذر کر بائیں جانب غار حرا ہے ۔ غار میں صرف دو آدمی کھڑے ہو کر بیک وقت نماز یا نوافل پڑھ سکتے ہیں اور اس حالت میں بھی ان کے سر پتھروں کے ساتھ لگتے ہیں ۔ غار کا رخ قبلہ کی جانب ہے ۔ یہی وہ مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت سے قبل عبادت الٰہی میں مصروف رہا کرتے تھے ۔ کئی کئی دن کی خوراک مثلاً کھجوریں ۔ ستو اور پانی اپنے ساتھ لے جاتے اور متواتر کئی کئی روز اسی غار میں مشغول عبادت رہتے ۔ حضورؐ کو فطرتاً شرک سے نفرت اور توحید الٰہی سے محبت تو تھی ہی ۔ لیکن حضورؐ کے قلب مطہر میں اس راستہ کی تلاش کے لئے ایک تڑپ موجزن تھی ۔ جو انسان کو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی ہے ۔ آخر اللہ تعالے نے ان عبادتوں کے نتیجہ میں ان دعاؤں کو قبول فرمایا ۔ اور وہ وقت بھی آ گیا ۔ جب کہ حضور پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے کا ظہور ہوا ۔ جس نے تین دفعہ " اقراء " کہتے ہوئے حضور کو سینے سے لگا کر بھینچا ۔ اور تینوں دفعہ ہی حضور کے اس جواب پر کہ " ما انا بقاریٍ " کے بعد پہلی دفعہ وحی الٰہی سے مشرف فرمایا ۔ سورۃ اقراء کی چند آیات کے نزول کے بعد حضورؐ کو احساس ہوا ۔ کہ آپ پر بہت بھاری ذمہ داری ڈالی جانے والی ہے اور وہ علوم آپ پر منکشف ہونے والے ہیں جن سے انسان اس سے پہلے بالکل بے بہرہ تھا ۔ باوجود ان باتوں کے جو نزولِ وحی اوّل کے بعد پیش آئے ۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اس قدر بلند و بالا اور دشوار گذار پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنے اور بار بار چڑھنے کے لئے اور پھر دنوں اور ہفتوں ریاضت الٰہی میں مصروف رہنے کے لئے غیر معمولی جسمانیت کی ضرورت تھی ۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصیت سے جسمانی طاقت بہت زیادہ عطا فرمائی ہوئی تھی ۔ اور اس کے ساتھ عشق الٰہی کا بے پناہ جذبہ جو کشاں کشاں حضورؐ کو پہاڑ کی چوٹی اور پھر وہاں سے غار حرا تک پہنچنے میں ممد و معاون تھا ۔ اللّٰھم صلی علی محمدٍ و علےٰ آلِ محمدٍ و بارک وسلم علیہ ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور فضل سے غارِ حرا میں نوافل پڑھنے کی توفیق حاصل ہوئی ۔ اور دعائیں کرنے کا موقعہ ملا ۔ چونکہ ہمارے پیچھے بیشتر افراد اس بات کے منتظر تھے ۔ کہ کب جگہ خالی ہو ۔ اور مزید دو افراد آگے بڑھ کر نوافل پڑھیں ۔ لہذا ہمیں جلد فارغ ہونا پڑا ۔ اور ہماری تشنگی دور نہ ہوئی ۔ واپس چوٹی پر پہنچ کر مذکورہ چپٹی جگہ یعنی چاردیواری کے اندر جس کے متعلق مشہور ہے کہ اسی مقام پر شق صدر کا واقعہ پیش آیا تھا ۔ وہاں بھی نفل پڑھے ۔ یہاں سے ہمیں دور سامنے حرم کعبہ اس کے مینارے اور صفا و مروہ کی درمیانی مسقف عمارت نظر آ رہی تھی ۔ نوافل ادا کرتے ہوئے ہر قسم کی دعائیں کی گئیں ۔ اس کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی پُر معارف دعائیہ تفسیر فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ، ایدہ تعالیٰ جو نہایت جامع اور لطیف دعاؤں کا مجموعہ ہے پڑھی ۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

جماعت احمدیہ ہڈیارہ کی قابل قدر خدمتِ خلق

حالیہ شدید بارش کی وجہ سے نالہ روہی جس کا سرکاری نام نالہ ہڈیارہ ہے میں طغیانی کی وجہ سے بر کی روڈ پر زیر تعمیر پل کا بند ٹوٹ گیا اور سیلاب کے پانی سے سڑک دو فرلانگ تک زیر آب آ گئی ، علاقہ ہڈیارہ لاہور سے منقطع ہو گیا ۔ مسافروں کو اس دریا سے گذارنے کے لئے کسی محکمہ نے کوئی انتظام نہ کیا اور نہ کسی نجی ادارہ نے کوئی خدمت سنبھالی ۔ مسافروں کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خدام اور انصار اللہ نے مل کر مسافروں کو نالہ روہی سے گذارنے کے لئے مورخہ ۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰ ۔ جولائی ۶۴ء کو صبح سے شام تک ۱۲ گھنٹے روزانہ بغیر کسی وقفہ کے کام کیا ۔ ڈرم جوڑ کر ان کے اوپر ایک چارپائی باندھ کر کشتی بنائی گئی ۔ جس پر چار سے چھ مسافر بیک وقت بیٹھ سکتے تھے ۔ اس کشتی کو احمدی دوست ہاتھوں سے دھکیل کر چلاتے تھے اور مسافروں کو لے جاتے تھے ان مسافروں میں عورتیں بچے اور بوڑھے شامل تھے ۔ جو نوجوان مسافر پانی میں سے گذر سکتے تھے ان کی راہبری کرنے کے لئے کچھ دوست مقرر تھے جو انہیں اونچے نیچے پانی سے بحفاظت پار چھوڑ آتے تھے ۔ وزنی سامان اور بائیسکل وغیرہ احمدی دوست اپنے سروں پر اٹھا کر چھوڑ آتے تھے ۔

غرض اللہ تعالے کے فضل سے ۳ دن تک جماعت احمدیہ ہڈیارہ نے خدمت خلق کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا تھا ۔ ظہر اور عصر کی نمازیں دریا کے کنارے پر ہی ادا کی جاتی تھیں اور اس خدمت خلق کی وجہ سے علاقہ میں جماعت احمدیہ ہڈیارہ کی بہت شہرت ہوئی ہے اور مسافروں نے ہماری خدمت کو بہت سراہا ہے ۔ ایک غیر از جماعت معزز مسافر جو حافظ آباد سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں حیران ہوں کہ یہ دیوانے (احمدی) کیوں بغیر کسی لالچ کے اس طرح قربانی کر رہے ہیں ۔

غرض کہ اللہ تعالے نے ہمیں خاصی خدمت خلق کا موقع دیا ہے ۔ ایک مسافر خاتون کی ہوائی چپل پانی میں بہہ گئی ۔ اس عورت کی گھبراہٹ کو دیکھ کر ہمارے ایک نوجوان نے ایک فرلانگ پر جا کر نالہ میں چھلانگ لگا دی اور چپل لا کر اس عورت کو دے دی ۔ میں جملہ خدام اور انصار کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی انتھک کوشش سے یہ مہم سر انجام پائی ۔

(چوہدری حمید احمد ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ۔ ہڈیارہ ضلع لاہور)

ہفتہ " اصلاح معاشرہ "

قیادت تربیت انصار اللہ کے پروگرام میں " اصلاح معاشرہ " کی ایک اہم شق ہے ۔ اس ضمن میں جماعت کے احباب کو اس ضروری کام کی جانب توجہ دلانے کے لئے ایک ہفتہ منانے کا پروگرام ہے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال یہ ہفتہ " اصلاح معاشرہ " ۲۵ تا ۳۱ اگست کو منایا جائے گا ۔

جملہ مجالس انصار اللہ ان سات دنوں میں احباب کو اصلاح معاشرہ کی طرف توجہ دلائیں اور اپنے ہاں ان مضامین پر خصوصاً تقاریر کا انتظام کریں :۔

۱ ۔ سچائی اور راستبازی کی تلقین ۔ ۲ ۔ غیبت اور بدظنی سے اجتناب

۳ ۔ معاملات (لین دین) میں صفائی ۔ ۴ ۔ نظام جماعت و خلافت سے وابستگی

۵ ۔ بیوی سے حسن سلوک ۔ ۶ ۔ شریعت کے مطابق لڑکیوں کو ورثہ دینا

۷ ۔ تعلیم و تربیت اولاد کی ذمہ داری ۔

اس ہفتہ کی تمام کارروائی کی اطلاع مرکز میں بھی بھجوا کر ممنون فرمائیں

(خاکسار قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

"سیدنا محمود کو خدا نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا ہے"
اور
"آپ کے مخالفین ہمیشہ ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھتے رہے"

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

الٰہی سلسلوں کی مرکزیت اور وحدت قدرتِ ربانی کا ایک نشان ہوتا ہے کیونکہ نبی کی وفات پر جب دشمن شادیانے بجاتے اور مومن شکستہ دل ہوتے ہیں، خدا تعالیٰ ان دشمنوں کی جھوٹی خوشیوں کو پائمال کرنے اور مومنوں کے دلوں کو غیر معمولی تقویت بخشنے کے لئے اپنی رحمت کا ہاتھ خلفاء کی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ہاتھ کو ٹھکرا دیتا ہے۔ وہ اپنی تباہی کے لئے اپنے ہاتھوں گڑھا کھودتا ہے۔ ایسے لوگ خدائی کارخانہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے لیکن اپنی بدقسمتی پر مہر لگا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں پر خطرناک حملہ خلفاء کے وقت میں ہی ہوتا ہے۔ شیطان اس مقدس جماعت سے سب سے قیمتی موتی یعنی وحدت نظام کو سلب کرنا چاہتا ہے اور مختلف لباس پہن کر نسلِ آدم کو گمراہ کرنے کے لئے آتا ہے۔ اسلام کے دورِ اوّل میں خلفاء کے لئے جانگداز اور روح فرسا حالات پیش آئے۔ تاریکی کے فرزندوں نے اسلام کا لباس زیب تن کر کے مسلمانوں کی وحدت کو پاش پاش کرنے کے لئے خلفاء پر عرصہ حیات تنگ کیا۔ تاریخ اسلام کے وہ خونیں صفحات آج بھی سچے مسلمان کے لئے عبرت کے ہزارہا سامان رکھتے ہیں۔ خلافت کے دشمنوں کے نزاعات کے نتیجہ میں اسلام کی عالمگیر ترقی میں ضعف آگیا اس صدی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ وہ اسلام کو دوبارہ زندہ اور اس کی شان کو دوبالا کرے۔ اکنافِ عالم کو اسلام کی روشنی سے منور کرے اور پرچم اسلام کو دنیا کے گوشہ گوشہ پر بلند کرے اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ کی عظمت دنیا پر ظاہر ہو اس اہم ترین مقصد کے پیشِ نظر از بس ضروری ہے کہ جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہو ان میں وحدت نظام قائم ہو اور ان کی صفیں انتشار سے پاک ہوں اس لئے ضروری ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی سلسلہ خلافت جاری ہو سو آج نصف صدی سے زائد عرصہ گزرتا ہے کہ جماعت کے اجماع سے رسالہ الوصیت کے مطابق خلافت قائم ہے احمدی جماعت کے افراد ایک ہاتھ پر جمع ہیں۔ اور ان کا شیرازہ مضبوط چٹان کی طرح قائم ہے، خلافت کی ضرورت و اہمیت اس کے فیوض و برکات اور خلافت سے وابستگی کے فوائد و انعامات ظاہر و باہر ہیں۔

سیدنا محمود کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا ہے اس کو خدا نے عزت دی ہے اس کے وجود کے ساتھ بہت بڑی برکات وابستہ ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح کا مخصوص مضمون نگار شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:-

(۱) "قربان جاؤں اس مولا کریم کے جس نے باوجود کسی اہم ضرورت کے پیش نہ آنے کے محض اپنے ایک پیارے کی جسے اس نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا عزت رکھنے اور اس کے مقابلہ میں اس کے دشمن (مولوی محمد علی) صاحب کو اس کے اس خلاف اصول حملہ میں بھی ناکامی و نامرادی کا منہ دکھانے کے لئے احمدی لٹریچر میں پہلے سے ہی سامان رکھ دیا ہوا ہے۔"

(الفضل ۲ر مارچ ۱۹۲۳ء)

مصری صاحب کو مسلّم ہے کہ سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ خدا کے پیارے اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ آگے چل کر مصری صاحب لکھتے ہیں:-

(۲) "دوسرا ناپاک حملہ آپ نے حضور کی جماعت پر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ "میاں صاحب کے مریدوں میں ایک حیرت انگیز بات میں نے یہ دیکھی ہے کہ وہ ہر بات کو اسی طرح مانتے چلے جائیں گے جس طرح میاں صاحب کہدیں۔ اس کی انہیں پرواہ نہیں کہ وہ عقل قرآن و حدیث کے مخالف ہے یا موافق" اس قسم کے فقرے مولوی صاحب (آج کل مصری صاحب کے بھی) کی تحریروں اور تقریروں میں اکثر استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ میرے نزدیک مولوی صاحب اس میں بھی معذور سمجھے جانے کے قابل ہیں کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اطال اللہ بقاءہٗ و زاد مجدہٗ کے اقبال اور اپنے ادبار کو دیکھ کر حسد کی آگ ان کے سینہ میں بھڑک کر جو ان کے خرمن راحت و آرام کو خاکستر کرتی رہتی ہے کم کرنے اور حضور کی کامیابی اور اپنی ناکامی کو ملاحظہ کر کے جو جان کو کھا جانے والا دکھ ان کے لاحق ہوا ہوا ہے اس کی تخفیف کرنے میں اگر وہ اس قسم کے فقرے بھی استعمال نہ کریں تو کیا کریں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس بلا سے نجات دے۔ مگر آخر میں میں اتنی نصیحت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اپنے اس غم کے اظہار کے لئے وہ کوئی اور طریق اختیار کریں کیونکہ اس سے در پردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسی پر حملہ لازم آتا ہے۔ کیونکہ جماعت آخر حضور کی تربیت کے ماتحت ہی پرورش یافتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک سے محفوظ رکھے۔"

(الفضل ۲ر مارچ ۱۹۲۳ء صفحہ ۹)

آخر میں مصری صاحب کے الفاظ میں ہی اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ کہ

"آپ حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر کا غور سے مطالعہ کریں ؎

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

اور سمجھیں کہ جس کو خدا عزت دیتا ہے اس کو بندے ہرگز نہیں گرا سکتے۔ پس آپ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عزت کو گھٹانے میں ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھتے رہے ہیں اس لئے آپ سمجھ لیں کہ یہ عزت خدا کی طرف سے ملی ہے اور مقابلہ سے توبہ کر کے حضور کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ تا کہ آپ بھی ان برکات سے حصہ لے سکیں جو حضور کے شاملِ حال ہیں۔"

(الفضل ۱۷ر دسمبر ۱۹۲۳ء)

جناب مصری صاحب یہ آپ کے الفاظ ہیں جو آپ نے مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے لکھے تھے نیرنگئ روزگار دیکھئے آج ہم آپ کو آپ کے ہی الفاظ میں دعوت دیتے ہیں۔ بے شک آج منکرین خلافت جو نہایت ڈھٹائی سے خلافتِ ثانیہ پر اعتراض کر رہے ہیں اپنے اعتراضات کی لغویت محسوس نہ ہوتی ہو مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرے گا کہ دنیا اسی طرح ان پر نفرین کرے گی جس طرح خلفائے راشدین پر آج تک نفرین کی جاتی ہے۔ زمانہ یکساں نہیں رہتا حالات بدلتے دیر نہیں لگتی۔ خدا تعالیٰ اب فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائے وہ چاہتا ہے کہ مکمل اسلامی نظام کی دنیا میں داغ بیل ڈالے اب جو شخص اس نئے آسمان اور نئی زمین میں بود و باش اختیار کرنے کے قابل نہیں بنتا یا اپنے اندر وہ صفات اور خواص پیدا نہیں کرتا جو اس زمین اور آسمان میں رہنے والوں کے اندر پائے جانے ضروری ہیں وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا اور اپنی روحانی زندگی کو اپنے ہاتھوں تباہ کرتا ہے۔

کاش! اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس سے زیادہ اچھا تھا تا وہ دنیا میں آکر اپنے زشت اعمال کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی ابدی لعنت کا مستحق نہ بنتا۔

غارِ حرا — بقیہ صفحہ ۴

بقیہ صفحہ ۴

اور پرنم آنکھوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اسلام اور احمدیت کی اشاعت و ترقی۔ ابتلاؤں اور آزمائشوں سے محفوظ رہنے۔ ربوہ اور قادیان کی حفاظت۔ دینی و دنیاوی مقاصد میں کامیابی ہر ایک احمدی کی جان۔ مال۔ آبرو اور عزت کے لئے دعائیں کرتے ہوئے اپنی قلبی احساسات کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا۔ کہ وہ ارحم الراحمین ان تمام دعاؤں کو قبول فرمائے۔ جو ہم نے ظاہر الحجی کی ہیں۔ اور جو ہمارے قلوب کے نہاں در نہاں گوشوں میں پنہاں رہی ہیں۔ آمین

دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد ارد گرد کے ماحول پر نظر کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حقیقت میں جبل حرا کی اونچائی ارد گرد کے پہاڑوں سے زیادہ ہے۔ نیچے نظر کی تو دور سڑک پر کاریں۔ ٹیکسیاں۔ ٹرک۔ بسیں بر جعرانہ گویا مکہ معظمہ کو جاتی آتی چیونٹیوں کی مانند نظر آ رہی تھیں۔

با دل ناخواستہ اترنا شروع کیا۔ راستے میں یعنی پہاڑ کے قریباً وسط میں پھر ایک چپٹی جگہ ملی۔ جیسے کسی مسجد کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ یا پانی کا خالی حوض۔ وہاں ٹھہرے نوافل پڑھے۔ آہستہ آہستہ نیچے اترے۔ ٹیکسی کا ڈرائیور ہمارا انتظار کر رہا تھا۔ جب سب سواریاں ٹیکسی میں بیٹھ گئیں تو واپس مکہ معظمہ کی طرف رخ کیا۔ اور تین گھنٹہ کے وقفہ کے بعد ہم واپس محلہ شامیاں میں اپنے جائے قیام پر پہنچ گئے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہر احمدی کو حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرمائے اور ان تمام مقامات مقدسہ کی زیارت کا موقعہ عطا فرمائے جہاں خاک کا ہر ذرہ انمول موتی کی مانند ہے اور جہاں حضور سرور کائنات فخر موجودات رحمتِ عالمیاں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا تھا۔ آمین

درخواستِ دعا

ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک جو جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے نہایت بزرگ اصحاب میں سے ہیں۔ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ طبیعت دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ مالی پریشانیاں بھی بڑھ گئی ہیں۔ احباب ڈاکٹر صاحب کی کامل صحت یابی اور پریشانیوں سے رہائی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ (عبد الحمید عفی عنہ ناظم اشاعت)

یومِ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ کوئٹہ

مورخہ ۲۲ر جولائی بروز بدھ ۸½ بجے شب مسجد احمدیہ کے ملحقہ پلاٹ میں مکرم جناب ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کی زیر صدارت سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے ہوئی جو مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم عبدالوحید خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "محمد مصطفیٰ پر تیرا بجد سلام اور برکت" خوش الحانی سے سنایا۔ آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے فضائل درود شریف پر تقریر فرمائی۔

مکرم نواب دین خاں صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" درثمین میں سے پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق اور قابلِ رشک عقیدت کو حضور کی عربی۔ فارسی اور اردو تصانیف میں سے واضح کیا۔ اور بتایا کہ حضور کی تصنیف فرمودہ تمام کتابیں اسی محورِ عشق کے گرد گھومتی ہیں اور ہمارا دعوےٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے پیشوا و مقتدا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جو بے پناہ عقیدت۔ محبت اور عشق تھا وہ تاریخ عالم میں بے مثال ہے۔

بعدہٗ مکرم محمد عیسیٰ صاحب نے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نعت "علیک الصلوٰۃ و علیک السلام" خوش الحانی سے سنائی آپکے بعد ہمارے مربی مکرم جناب مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا نے مؤثر انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے بعض چیدہ چیدہ دل موہ لینے والے تاریخی واقعات بیان کئے۔ یہ واقعات اکثروں کے لئے بالکل انوکھے تھے اور سامعین نے نہایت شوق اور توجہ کے ساتھ سنے۔ آپ نے ان واقعات کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی رحمۃ للعٰلمین ہیں اور اس الٰہی خطاب کے آپ مستحق اور اہل ہیں۔ غرباء کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشفقانہ اور پدرانہ سلوک کے واقعات بہت ہی روح پرور اور رقت آمیز تھے۔

آپکے بعد جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ وقلات ڈویژن نے بلیغ انداز میں ایک تقریر فرمائی۔ آپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے معجزات عمدگی اور دلکش پیرائے میں بیان فرمائے۔ آپ نے اپنی تقریر کے اختتام پر جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کوئٹہ و پشین کا شکریہ ادا فرمایا کہ انہوں نے ہماری جماعت کو یہ مبارک جلسہ منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اسی طرح مکرم شیخ محمد اقبال صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جن کی روز و شب کی مساعی کے نتیجہ میں جلسہ کرنے کی منظوری ملی۔ آپ کے بعد صدر محترم صاحب نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ شہر کے معززین کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور انہوں نے جملہ تقاریر بہت ذوق و شوق اور خاص دلچسپی اور گہری توجہ سے سنا۔ بعد میں کئی غیر از جماعت احباب نے محترم امیر صاحب سے اپنے عمدہ تاثرات کا اظہار کیا۔

دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہمارے لئے اور بالخصوص یہاں کے باشندوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

(خاکسار محمد عیسیٰ جان سکرٹری اصلاح وارشاد کوئٹہ)

جماعت احمدیہ پشاور

مورخہ ۲۲ر جولائی کو بعد از نماز عصر بوقت ۵½ بجے شام مسجد احمدیہ سول کوارٹر پشاور صدر میں زیر صدارت مکرم جناب مرزا عبدالمجید صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ پشاور جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم محمد ابراہیم صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی نے نظم سنائی۔ جس کے بعد عزیزم غلام رسول صاحب صدیقی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں۔

(۱) مکرم شمس الدین صاحب اسلم قائد خدام الاحمدیہ پشاور۔
(۲) خاکسار محمد الطاف
(۳) مولانا محمد اجمل صاحب مربی سلسلہ۔
(۴) مولانا ظہور حسین صاحب، فاضل۔
(۵) مولانا حافظ الدین صاحب مربی سلسلہ
(۶) مکرم جناب مرزا عبدالمجید صاحب قائمقام امیر۔

(خاکسار محمد الطاف سکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ (پشاور)

جماعت احمدیہ جھنگ

مورخہ ۲۲/۷/۶۴ء بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں زیر صدارت جناب میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب نے فرمائی۔ ان کے بعد مکرم محمد صادق صاحب نے نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام پڑھی۔ بعدہٗ مکرم حمید الدین صاحب نے رسول کریم صلعم کے حسن و احسان کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم چوہدری عبدالجبار صاحب نے تقریر کی۔ پھر مکرم صدر صاحب محترم نے صدارتی تقریر کے بعد دعا کرائی۔

(خاکسار احمد الدین سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جھنگ صدر)

جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب

مورخہ ۲۲/۷/۶۴ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ننکانہ صاحب میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ بوقت مقررہ پر مستورات کے علاوہ دیگر ہر مکتب فکر کے معززین تشریف لائے ۷½ بجے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ صدارت کے فرائض مکرم ماسٹر اللہ داد خاں صاحب نے سرانجام دئے۔ آپ نے جلسہ کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے آنحضور کے اسوہ حسنہ پر روشنی ڈالی۔ مکرم رشید احمد قمر صاحب قائد مجلس نے ایک پُر مغز تقریر کی۔ جس میں اخلاق رسول کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی عزیزان مسعود احمد نیرؔ۔ الیاس احمد طارق نے بھی تقریریں کیں۔ فضل احمد صاحب وقف۔ نعیم احمد خاں اور خاکسار نے نظمیں پڑھیں۔

(سعید احمد کوکب ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ

مورخہ ۲۲/۷/۶۴ء بروز بدھ بعد نماز مغرب بوقت ۸ بجے مسجد احمدیہ لالہ موسیٰ محلہ حاجی پورہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت محمد عالم صاحب قریشی سکرٹری مال کے منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو کہ شیخ عبدالحق صاحب نے تلاوت کی۔ دو نظمیں درثمین سے محمد لطیف صاحب اور نعیم اقبال صاحب نے خوش الحانی سے پڑھیں اس کے بعد چوہدری اسلام الدین صاحب و شیخ عبدالحق صاحب اور ناصر احمد صاحب نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے مضامین پڑھ کر سنائے۔

جماعت احمدیہ خوشاب

مورخہ ۲۲/۷/۶۴ء بعد از نماز عشاء جامع مسجد احمدیہ خوشاب میں زیر صدارت ملک محمد افضل صاحب سٹیشن ماسٹر خوشاب سیرت آنحضرت صلعم پر جلسہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو رانا عبدالحمید صاحب نے کی۔ اس کے بعد رانا عطاء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھی۔ اسکے بعد ملک نصر اللہ خاں صاحب وائس پریذیڈنٹ نے "محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام" پر ایک تقریر فرمائی۔ بعدہٗ خادم محمد یونس سنوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا" خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مولانا محمد حسین صاحب مربی سلسلہ نے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر ایک جامع اور مؤثر تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ بعدہٗ صاحب صدر نے اپنے اختتامی خطاب میں سیرۃ النبیؐ کے چند واقعات سنائے۔

اخیر پر جلسہ کا اختتام دعا پر ہوا۔ جو محترم مولانا محمد حسین صاحب نے کرائی۔

اس جلسہ میں احمدی احباب و مستورات کے علاوہ غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ مسجد کو برقی قمقموں سے منور کیا گیا۔

(خاکسار عبدالرحیم سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ خوشاب)

ضلع گوجرانوالہ کی جماعت ہائے احمدیہ کیلئے ضروری اعلان

جماعت احمدیہ کی مردم شماری مکمل کرنے کے لئے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کی تمام جماعتوں میں پہنچ رہے ہیں۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ان سے پوری طرح تعاون فرماویں۔ تاکہ مردم شماری کا کام جلد سے جلد تکمیل پا سکے۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

پتہ درکار ہے

سیّد محمد میاں صاحب ولد سیّد محمد علی صاحب متوطن ضلع شاہجہان پور جو تقسیم ہند سے قبل تحصیل امروہہ ضلع مراد آباد کے مجسٹریٹ صاحب کے ریڈر تھے کے موجودہ پتے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو نظارت امور عامہ کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۔ ۳۰ جولائی ۔ شیخ عبداللہ نے کل رات سری نگر میں کہا کہ مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کے سرحدی علاقوں کے باشندے سخت پریشان ہیں کیونکہ اگر شوہر جنگ بندی لائن کے ایک طرف آباد ہے تو اس کی بیوی دوسری طرف مقیم ہے انھوں نے کہا کہ جب تک ان حالات میں تبدیلی نہیں ہوتی جنگ بندی لائن کے ایک طرف سے دوسری طرف تک آمد و رفت جاری رہے گی۔

شیخ عبداللہ محاذ رائے شماری کے چار روزہ کنونشن کے آخری روز پہلے سیشن سے خطاب کر رہے تھے۔ محاذ رائے شماری کے صدر مسٹر غلام رسول کوچک نے آخری اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے شیخ عبداللہ کے اس موقف کی حمایت کی جو انھوں نے پاکستان اور بھارت میں مفاہمت کے سلسلہ میں اختیار کیا ہے

مرزا افضل بیگ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت بھارت نے بخشی غلام محمد کے ذریعہ کشمیری عوام کی آواز کو دبانے کی کوشش کی تھی جو بری طرح ناکام ہوئی۔ انھوں نے کہا کہ کشمیری عوام حق خود ارادیت حاصل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں اور وہ اس معاملہ میں طاقت سے مرعوب ہونے کے لئے تیار نہیں۔

کراچی ۳۰ جولائی ۔ مرکزی وزیر تعلیم مسٹر اے ٹی ایم مصطفیٰ نے کہا ہے کہ معاہدہ استنبول پاکستان اور دوسرے اسلامی ملکوں کی تاریخ میں ایک سنگ میل ثابت ہو سکتا ہے پاکستان ایران اور ترکی کے معاہدے سے نہ صرف مسلم ممالک کے مضبوط اتحاد کی بنیاد پڑی ہے بلکہ اس سے افریشیائی ملکوں کو بھی استحکام حاصل ہو گا۔ وہ پاکستان میں مقیم غیر ملکی باشندوں کے ایک اجلاس سے خطاب کر رہے تھے جو مختلف تجارتی اور صنعتی اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔

وزیر تعلیم نے کہا کہ میثاق استنبول کے مسلم ممالک مادی اور نفسیاتی طور پر اس قابل ہو سکیں گے کہ قوموں کی برادری میں باعزت جگہ حاصل کر سکیں۔ انھوں نے صدر ایوب کو مبارکباد دی کہ ان کی کوششوں سے یہ معاہدہ طے ہوا ہے۔

وزیر تعلیم نے موجودہ حکومت کی ان کوششوں کا ذکر کیا جو عوام کے نقطہ نظر میں تبدیلی کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اس مقصد کے لئے حکومت نے مختلف اصلاحات نافذ کی ہیں اور ملک سے غربت اور ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے دور رس اقدامات کئے ہیں۔

مسٹر مصطفیٰ نے اس الزام کی پرزور الفاظ میں تردید کی کہ ملک کا موجودہ دستور غیر جمہوری ہے کیونکہ اس کے تحت صدر کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ انھوں نے کہا کہ صدر اگر تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے تو وہ ملک میں جمہوریت کیوں بحال کرتے، انھوں نے ملک کو جو دستور دیا ہے وہ یہاں کی ضروریات کے عین مطابق ہے پھر صدر نے ملک نے بنیادی جمہوریت کا نظام رائج کیا جس کا مقصد عوام میں خود اعتمادی پیدا کرنا اور حکومت کے کاموں میں ان کا عمل دخل بڑھانا ہے

راولپنڈی :۔ ۳۰ جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری کا تجارتی وفد آج کراچی سے راولپنڈی پہنچ رہا ہے جو وزارت تجارت کے اعلیٰ حکام کے ساتھ دونوں ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے سوال پر بات چیت کرے گا یہ بات چیت اس ہفتے شروع ہو جائے گی۔

ہنگری کے سات رکنی تجارتی وفد کے سربراہ ہنگری کی غیر ملکی تجارت کی وزارت کے ڈائرکٹر مسٹر ڈلوس لاڈیکا ہیں۔ یہ وفد راولپنڈی میں پانچ روز قیام کرے گا۔

واشنگٹن ۳۰ جولائی ۔ امریکہ کا مصنوعی سیارہ رینجر ہفتم مقررہ راستے پر چاند کی طرف سفر کر رہا ہے خلائی تحقیقات کے ادارے کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اگر پروگرام کے مطابق اس سیارے کا سفر جاری رہا تو رینجر ہفتم جمعہ کے روز بارہ بجے دوپہر چاند کا ایک چکر لگانے کے بعد چاند پر اتر جائے گا

کراچی ۔ ۳۰ جولائی ۔ عالمی بنک پاکستان کو ڈھائی کروڑ ڈالر کا سامان فراہم کرے گا اس سامان میں خام مال فاضل پرزے اور اسی قسم کا دوسرا سامان ہو گا یہ پہلا موقعہ ہے کہ عالمی بنک کی طرف سے نقد رقم کی بجائے سامان فراہم کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں عالمی بنک کا ایک وفد راولپنڈی میں افسروں سے بات چیت کر رہا ہے۔

راولپنڈی ۔ ۳۰ جولائی ۔ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر فضل القادر چوہدری ۱۰ اگست کو یورپ کے دورے پر روانہ ہوں گے۔ آپ ۲۰ اگست کو کوپن ہیگن میں انٹر پارلیمانی یونین کے اجلاس میں شرکت کریں گے

مسٹر فضل القادر چوہدری کوپن ہیگن کے بعد برطانیہ اور دیگر یورپی ملکوں کا غیر سرکاری دورہ کریں گے۔ آپ کو روس کا دورہ کرنے کی بھی دعوت دی گئی ہے۔

کراچی ۔ ۳۰ جولائی ۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو آئندہ ہفتے کی صبح کو تہران سے واپس وطن پہنچیں گے۔ وہ یکم جولائی کو صدر ایوب کے ہمراہ افغانستان ایران۔ ترکی اور برطانیہ اور آئرلینڈ کے دورہ پر روانہ ہوئے تھے انھوں نے استنبول مذاکرات میں بھی حصہ لیا اس کے بعد وزیر خارجہ نے پیرس میں جنرل ڈیگال سے ملاقات کی۔ انھوں نے کل بیروت میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

ڈھاکہ :۔ ۳۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ یہاں انجینئرنگ یونیورسٹی سے ۵۴ ہزار روپے کی رقم جو ایک فولادی الماری میں مقفل رکھی تھی چوری ہو گئی ہے یہ رقم کئی طلباء کے وظائف کے لئے تھی۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا تھا

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"!

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں

(افسر امانت تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی کراچی (۱) میٹلرجی۔ (۲) الیکٹرانکس (۳) کیمیکل انجینئرنگ داخلہ ۸/۱ تا ۸/۱۵ رعایت فیس و وظائف برائے مستحقین

شرائط:۔ انٹر سائنس نان میڈیکل فرسٹ یا سیکنڈ کلاس عمر ۹/۳۰ کو کم از کم ۱۶۔ بصورت دیگر پراسپکٹس ایک روپے کا پوسٹل آرڈر بھیج کر دفتر کالج سے (پ۔ ٹ ۲۷/۷/۶۴)

۲۔ **انٹرڈنگ فیلوشپس**:۔ تعداد ۲۰۔ مالیت ۱۵۰/- روپے ماہوار فیس ۲۵/- روپے ماہوار پارچات کتب سفر خرچ بالترتیب ۲۰۰/- ، ۲۰۰/- ، ۶۰۰/- سالانہ۔ انتخاب دوران ماہ اگست۔

شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ ہائی فرسٹ ڈویژن یا ڈگری فرسٹ یا سیکنڈ کلاس عمر ۱۷ تا ۲۱ فارم درخواست ڈائرکٹر دی پاکستان کونسل فار نیشنل انٹیگریشن ۱۷۵ گون ٹامس روڈ راولپنڈی سے لے کر بعد تکمیل ارسال ہو۔ (پ ٹ ۲۷/۷/۶۴)

۳۔ **داخلہ ڈپلومہ پبلک ہیلتھ کلاس ۶۵-۱۹۶۴ء** ۔ فیس پرائیویٹ امیدواران ۶۰۰/- روپیہ قابل ادا۔ بوقت داخلہ۔ فارم درخواست ۸۱ پیسے کا منی آرڈر بھیج کر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس ویسٹ پاکستان لاہور سے درخواستیں ۸/۱۵ تک۔

شرائط:۔ میڈیکل گریجوایٹ۔ یکسالہ تجربہ بطور رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر (پ ٹ ۲۷/۷/۶۴)

(ناظر تعلیم ربوہ)

تصحیح ٹنڈر

ٹنڈر نوٹس (ایم ایل ٹی/۱۲۰) کی شق نمبر میں ۹۰۰،۰۰۰/- روپے کی بجائے ۳۰۰،۰۰۰/- روپے پڑھے جائیں۔ اور اسی طرح زرِ ضمانت کی رقم ۹۰۰۰/- روپے کی بجائے ۶۰۰/- ۱۸ روپے پڑھی جائے تعمیر کی مدت ۹ ماہ نہیں بلکہ تین سال ہے

ایگزیکٹو انجینئر

لائل پور۔ پروانشل ڈویژن ۱

مرکزی تعلیم القرآن کلاس کی اختتامی تقریب

بقیہ صفحہ اوّل سے

ہو جو بڑھنے اور پھلنے پھولنے کے بعد انہیں قرآنی علوم سے عملاً فائدہ اٹھانے کے قابل بنانے کا موجب بنے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا خطاب

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ قادیان کی طرح ربوہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے تعلیم القرآن کلاس جاری کرنے کی توفیق بخشی اور پہلی کلاس بفضل اللہ تعالیٰ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ یہ کلاس وسیع پیمانے پر منعقد ہونی چاہیئے۔ اس میں پورے اہتمام سے علاقہ وار نمائندگی ہونی چاہیئے پھر ہر پیشہ اور ہر حرفت کے لوگ اس میں شامل ہونے چاہئیں اسے اس طور پر منظم کیا جائے کہ یہ صحیح معنوں میں جماعت احمدیہ کی ایک نمائندہ کلاس ہو تا اس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے اور پھر وہ قرآنی علوم کو اپنی اپنی جماعتوں میں پھیلانے اور دیگر احباب کو ان سے فیضیاب کرنے کا ذریعہ بنیں۔

بعدہٗ آپ نے کلاس میں شامل ہو کر قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے والے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس طرف توجہ دلائی کہ انہوں نے جو کچھ سیکھا ہے اس سے اپنی عملی زندگی میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا قرآن کریم کو دو طریق پر سیکھا اور پڑھا جا سکتا ہے ایک طریق تو یہ ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ کے معانی سیکھ کر پھر قرآن کریم کو پڑھا جائے اور اس کے ظاہری معانی سے آگاہی حاصل کی جائے۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید کو اس طرح سمجھ کر پڑھنا بھی ضروری ہے لیکن قرآنی علوم کو سمجھنے اور ان پر عبور حاصل کر کے ان سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کیونکہ اس طرح سے تو غیر مسلم بھی قرآن کو پڑھ سکتے ہیں اور بعض نے پڑھا بھی ہے اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ بعض تو قرآن پڑھنے کے باوجود زندگی بھر اسلام کی مخالفت ہی کرتے رہے اور بغض و عناد میں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے۔ اگر قرآن کو صرف اس طرح ہی پڑھنا کافی ہو تو پھر ایک مومن اور غیر مسلم کے مطالعۂ قرآن میں فرق ہی کیا رہا۔

دراصل قرآن کو پڑھنے اور اس سے استفادہ کرنے کا ایک دوسرا طریق بھی ہے اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اس کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ ہے لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ۔ (واقعہ آیت ۸۰) یعنی قرآن کریم کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔ پس اصل چیز تقویٰ اور قرب الٰہی کے حصول کی تڑپ ہے جب دل کی اس کیفیت کے ساتھ قرآن کو پڑھا اور اس سے استفادہ کیا جائے تو علوم و معارف اور وہ اسرار جو روحانی ترقی کے ضامن ہیں انسان پر کھلنے لگتے ہیں یہی وہ اصل ہے جو قرآن مجید سے استفادہ کرتے وقت مومن اور معاند میں امتیاز کرنے والی ہے اگر یہ بات نہ ہو تو پھر دونوں کے طریق استفادہ میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے اور اس کو ہمیشہ مدنظر رکھنا ضروری اور بہت ضروری ہے کہ دل کی اس کیفیت کے ساتھ قرآن مجید سے استفادہ کیا جائے کہ اس میں تقویٰ اللہ اور قرب الٰہی کے حصول کی تڑپ ہو۔ اگر ہم دل کی اس کیفیت کے ساتھ قرآنی علوم کے طالب ہوتے ہیں اور اس سے استفادہ کو اپنا شعار بناتے ہیں تو یقیناً ہم بابرکت ہیں اس لئے کہ اس کے نتیجے میں ہم اپنے آپ کو اس قابل بناتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں روحانی ترقیات سے نواز کر اپنے قرب کی راہیں ہم پر کھول دے، یقیناً اس کے نتیجے میں ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ قرآن مجید وہ کامل ہدایت ہے جو ان علوم سے ہمیں بہرہ ور کرتی ہے جنہیں عقل اور فہم و فراست کے بل پر انسان حاصل نہیں کر سکتا اور وہ ہیں روحانی علوم یعنی وہ علوم جن کا روح کے ساتھ تعلق ہے۔

آپ نے فرمایا دنیا میں ایک تو وہ علوم ہیں جنہیں ہم اپنی محدود عقل کی مدد سے ایک حد تک حاصل کر سکتے ہیں اور یہ وہ علوم ہیں جن کا تعلق قوانین قدرت سے ہے ان میں دنیا کے تمام مادی علوم شامل ہیں لیکن روح کا علم ایک ایسا علم ہے جسے ہم عقل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتے اس کا حصول وحی الٰہی پر موقوف ہے اس مرحلہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الرُّوۡحِ ؕ قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ وَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ اِلَّا قَلِیۡلًا (بنی اسرائیل آیت ۸۶) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ روح کا علم اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہیں دیا انسان اپنی عقل کے ذریعہ اس علم کو حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ علم قرآن مجید کا لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ کی اصل کے ماتحت مطالعہ کرنے اور روحانی ترقیات حاصل کرنے کے بعد وحی الٰہی کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انسانی جسم کی زندگی بہرحال محدود ہے لیکن روح کی زندگی غیر محدود ہے وہ انسان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہے گی اور ابدالآباد تک جاری رہے گی۔ قرآن مجید وہ کامل ہدایت ہے جو ہمیں اس روح کا جس نے ہمیشہ ہمیش زندہ رہنا ہے علم حاصل کرنے کی راہ بتاتی ہے لیکن شرط یہی ہے کہ ہم لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ کی اصل کے ماتحت اس کامل ہدایت سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ خدا ہمیں خود اپنی جناب سے روح کا علم عطا کر دے۔ اس علم کو حاصل کرنا بدرجۂ اولیٰ ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا فائدہ مادی علوم کی طرح اس دنیا میں ہی ختم نہیں ہو جائے گا بلکہ یہ مرنے کے بعد بھی ابدالآباد تک چلتا چلا جائے گا۔ پس ہمیں قرآن کا اس طور پر مطالعہ کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ خود ہم پر روحانی علوم کے دروازے کھولتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں جن کی حیات طیبہ قرآن کی جیتی جاگتی تصویر تھی قرآن مجید سے صحیح طور پر استفادہ کرنے اور اسے اپنا دستور العمل بنانے کی توفیق عطا فرمائے تا روحانی علوم کے دروازے ہم پر کھلیں اور ہم نہ صرف اس جہان میں بلکہ اگلے جہان میں بھی ابدالآباد تک روحانی ترقیات سے بہرہ ور ہوتے چلے جائیں۔

اس پر معارف خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

لنگر خانہ کی طرف سے دعوت کا اہتمام

اسی روز (مورخہ ۳۰ جولائی کو) نماز عشاء کے بعد جملہ طلباء کو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے دی گئی ایک خصوصی دعوت میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ اس دعوت کا اہتمام محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ نے کیا۔ اس میں طلبہ کے علاوہ اساتذہ کرام علماء سلسلہ اور بعض دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

سیلاب سے جھنگ شہر کو خطرہ، حفاظتی بند کے ساتھ چھ فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے

ترمیوں کے مقام پر دریائے چناب کی سطح میں برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے

جھنگ ۳۱ جولائی۔ وزیر آباد۔ حافظ آباد۔ گجرات کے بعد اب جھنگ اور شور کوٹ کے علاقے بھی سیلاب کی لپیٹ میں آ گئے ہیں اور ان علاقوں میں متعدد دیہات میں چار سے پانچ فٹ تک پانی کھڑا ہے دریائے چناب کا پانی پرسوں شہر چنیوٹ میں داخل ہوا تھا۔ کل جھنگ شہر میں بھی پانی داخل ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس وقت جھنگ کے حفاظتی بند کے ساتھ ساتھ چھ فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے خوشاب مظفر گڑھ روڈ کا کوٹ نتھ شاہ اور کوٹ شاکر کا درمیان کا حصہ سیلاب سے بہہ گیا ہے جھنگ چنیوٹ چنیوٹ روڈ پر دو فٹ پانی کھڑا ہے اور ٹریفک معطل ہو گیا ہے ۱۹۵۷ء کے سیلاب میں ترمیوں کے مقام پر دریائے چناب کی جو سطح ریکارڈ کی گئی تھی۔ کل چناب کا پانی اس تک پہنچ گیا۔

اطلاع ملی ہے کہ خانکی ہیڈ کے قریب بھی دریائے چناب کی سطح بلند ہو رہی ہے جس سے حافظ آباد اور اس کے مغربی دیہات میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے عوام کو خطرے سے آگاہ اور امدادی جماعتیں قائم کر دی گئی ہیں۔

صدر ایوب سوانح حیات لکھ رہے ہیں

کراچی ۳۱ جولائی۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ صدر ایوب نے انگریزی میں اپنی سوانح حیات لکھنی شروع کر دی ہے سربراہ مملکت کی حیثیت سے اپنی مصروفیات کے باوجود صدر کو جب موقع ملتا ہے وہ ڈکٹا فون کے ذریعے اپنی سوانح درج کراتے رہتے ہیں بعد میں اس میں ضروری ترامیم کر دی جاتی ہیں۔ یہ کتاب جو چند ماہ تک مارکیٹ میں آ جائے گی بیک وقت امریکہ اور برطانیہ میں شائع ہو گی۔ بعد میں اس کا اردو اور بنگالی میں ترجمہ ہو گا۔